85039 ـ ایسے ملك میں رہائش پذیر ہے جہاں قربانی ذبح كرنا منع ہے كیا وہ قربانی كی قیمت صدقہ كر سكتا ہے ؟

سوال

میں اور میرا خاندان ایسے ملك میں بستے ہیں جہاں ذبح كرنے كی اجازت نہیں، اس لیے ہمیں كیا كرنا چاہیے، اور كیا ہم قربانی كی قیمت صدقہ كر سكتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو ذبح سے مقصود قربانی یا عقیقہ كا جانور ہے، اور جہاں آپ رہائش پذیر ہیں وہاں ذبح كرنا مشكل ہے تو آپ كے لیے افضل یہی ہے كہ آپ اس شخص كو قربانی كی رقم كسی دوسرے ملك ارسال كریں جو آپ كی طرف سے قربانی كا جانور ذبح كر دے، جہاں فقراء و مساكین اور قربانی كے اہل اور محتاج لوگ ہوں؛ كیونكہ قربانی یا عقیقہ كا جانور ذبح كرنا اس كی قیمت صدقہ كرنے سے زیادہ اولی اور افضل ہے.

امام نووی رحمہ اللہ كہتے ہیں:

فرع: ہمارے نزدیك عقیقہ كرنا جانوی كی قیمت صدقہ كرنے سے افضل ہے، امام احمد رحمہ اللہ اور ابن منذر نے بھی یہی كہا ہے " انتہی.

دیكھیں: المجموع للنووی (8 / 414).

اور " مطالب اولی النہی " میں ان كا كہنا ہے:

(اور اس كا ذبح كرنا) یعنی قربانی ذبح كرنا (اور) عقیقہ (كا جانور ذبح كرنا) اس كی قیمت صدقہ كرنے سے بالنص افضل ہے، یعنی اس پر امام احمد رحمہ اللہ نے بالنص بیان كیا ہے (اور اسی طرح قربانی بھی اس حدیث كی بنا پر (یوم النحر والے دن ابن آدم كا خون بہانے سے زیادہ اللہ تعالی كو كوئی بھی عمل محبوب نہیں، اور وہ روز قیامت آئیگا تو اس كے سینگ، اور كھر اور اس كے بال اپنے ساتھ لائیگا، اور زمین پر گرنے سے قبل اللہ تعالی كے ہاں خون مقام حاصل كر لیتا ہے، چنانچہ اس سے اپنے نفسوں كو اچھا بناؤ"

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا جانور خود ذبح کیا اور قربانی کے اونٹ بھی اور ان کے بعد آنے والے خلفاء نے بھی ذبح کیا؛ اور اگر قربانی کے جانور کی قیمت صدقہ کرنا افضل ہوتی تو اس کو نہ چھوڑتے " انتہی.

مذکورہ بالا حدیث علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الضعیفہ حدیث نمبر (526) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا جس ملك اور علاقے میں شخص خود موجود ہو اسی جگہ قربانی کا جانور ذبح اور نحر کرنا جائز ہے، یا کہ اس کی قیمت اپنے ملك یا کسی دوسرے اسلامی ملك ارسال کرنی جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

افضل یہی ہے کہ جب آپ کے اہل و عیال آپ کے ساتھ ہوں تو اپنے ملك میں ہی قربانی کریں، اور اگر آپ کے اہل و عیال کسی اور جگہ ہوں اور ان کے لیے قربانی کرنے والا کوئی نہیں تو آپ ان کو قربانی کرنے کے لیے رقم ارسال کریں " انتہی.

ماخوذ از: فتاوی الشیخ بن عثیمین (24 / 207).

واللہ اعلم .